

رمضان المبارک کے مسائل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۚ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (البقرہ: 184-185)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اُسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوَىٰ اَمِ اللّٰهُ؟ یعنی تو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے۔“

(المصنف للحافظ الکبیر ابی ابیکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی الجزء الثانی صفحہ 565)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَسْبُنَا مَجِيْدٌ

آج کے درس کا عنوان ہے ”رمضان المبارک کے مسائل“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت (روزے) رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اُس نے تو یہی حکم دیا ہے کہ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (سورۃ البقرہ: 185)۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔“ فرمایا کہ: ”میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 67-68-الحکم 31 جنوری 1907ء)

روزہ قرآن کریم کے سات سوا حکامات میں سے ایک حکم ہے اور ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ رمضان تقویٰ کے حصول کا ایک ذریعہ بھی ہے قرآن کریم میں رمضان المبارک کی خیر و برکت کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کہ جو شخص اس مہینہ میں حاضر ہو یعنی مسافر اور بیمار نہ ہو اس کے لیے لازمی ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے۔

آج خاکسار رمضان سے متعلق کچھ مسائل کا ذکر آپ کے سامنے کرے گا۔

پہلا مسئلہ: تندرست اور مقیم مسلمان پر روزے رکھنے لازمی ہیں ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان کہلائے گا۔ یعنی ایک صحت مند انسان کو جان بوجھ کر روزہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔
دوسرا مسئلہ: بیمار اور مسافر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ بیماری اور سفر کی وجہ سے اس کے جتنے روزے رہ جائیں انہیں دوسرے دنوں میں پورا کرے۔ قرآن کریم کے الفاظ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بیمار اور مسافر کے رمضان کے روزے بعد میں ہی پورے ہوتے ہیں۔ گویا انہیں رمضان میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ سفر کی حد بندی عُرف عام کے مطابق ہوگی اور بیماری کے متعلق ماہر کی رائے حجت ہوتی ہے۔ ڈیوٹی کے طور پر مستقل سفر کرنے والا مسافر نہیں ہوتا۔

تیسرا مسئلہ: روزہ کھانے، پینے اور ازدواجی تعلقات کو طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ترک کرنے کا نام ہے۔
چوتھا مسئلہ: رمضان المبارک قمری مہینہ ہے جس کا آغاز چاند کے ہونے پر ہوتا ہے۔ رمضان سے پہلے مہینہ یعنی شعبان کی انتیس تاریخ کو شام کو اگر چاند نظر آجائے تو اُسی وقت رمضان شروع ہو جائے گا ورنہ شعبان کے تیس دن پورے ہونے پر رمضان المبارک شروع ہو گا۔
پانچواں مسئلہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو شَهْرُ الْمَوْاسَاۃِ یعنی ہمدردی کا مہینہ قرار دیا ہے۔ اس مہینہ میں صدقہ و خیرات پر زور دینا لازمی ہے۔
چھٹا مسئلہ: جو شخص دائمی بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کے باعث مستقل طور پر روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کرے۔ ایسی عورت جو اپنے حالات کے ماتحت دوران سال بھی روزہ نہ رکھ سکتی ہو بیمار کے حکم میں ہوگی۔
ساتواں مسئلہ: ایام حیض میں عورت روزے نہ رکھے، اُن کی قضا دوسرے ایام میں کرے۔
آٹھواں مسئلہ: روزے بلوغت پر فرض ہوتے ہیں۔ روزوں کی بلوغت عام حالات میں اٹھارہ سال ہوتی ہے۔ شوق پیدا کرنے کے لیے اس سے پہلے بھی کچھ روزے رکھنے چاہئیں۔

نواں مسئلہ: روزہ رکھنے کی نیت رات سے کرنی مناسب ہے۔ روزہ کے لیے سحری کھانے کا تاکید حکم ہے۔
دسواں مسئلہ: غروب آفتاب پر فی الفور روزہ افطار کرنا چاہیے۔ شک اور وہم کی بناء پر بلا وجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔
گیارہواں مسئلہ: روزہ، کھجور، پانی یا حسب پسند کھانے یا پینے کی چیز سے افطار ہو سکتا ہے۔
بارہواں مسئلہ: روزہ دار دن کے وقت اگر بھول کر کوئی چیز کھاپی لے تو اس کا روزہ شرعاً قائم رہتا ہے اور اُس کے ثواب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
تیرہواں مسئلہ: جب صبح صادق کو سفید دھاری نمودار ہو جائے تو روزہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ فجر کی اذان کا آگے پیچھے ہو جانا اس پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ گویہ اسلامی دستور ہے کہ مؤذن عین وقت پر فجر کی اذان دیا کرے۔

چودھواں مسئلہ: وصال کے روزے یعنی سحری یا افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھتے چلے جانا اسلام میں جائز نہیں۔ اس سے انسان کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔
پندرہواں مسئلہ: روزہ کا افطار کرنا بھی ثواب کا موجب ہے۔ اس سے روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔
سولہواں مسئلہ: روزہ دار مسواک کر سکتا ہے۔ سُرمہ لگانے سے پرہیز کرے۔ گرمی کی شدت میں عام غسل کے علاوہ سر پر پانی بھی ڈال سکتا ہے۔
سترہواں مسئلہ: رمضان میں کثرت سے قرآن مجید کا پڑھنا اور سُننا لازمی ہے۔ تراویح میں شرکت پسندیدہ ہے۔ تہجد پڑھنا بھی سنت رسول ہے۔
اٹھارہواں مسئلہ: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ اعتکاف بالعموم جامع مسجد میں ہوتا ہے۔ معتکف کا روزہ دار ہونا مسنون ہے۔ اعتکاف بیس رمضان المبارک کی فجر کی نماز کے بعد سے شروع کرنا آؤلیٰ ہے۔

انیسواں مسئلہ: معتکف کے لیے رمضان کی راتوں میں بھی ازدواجی تعلقات کی ممانعت ہے وہ دن میں مسجد میں قیام کرے گا۔ ذکر الہی، تلاوت قرآن اور دعاؤں میں سارا وقت صرف کرے گا۔ سوائے قضائے حاجت اور اشد مجبوری کے اُسے مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔
بیسواں مسئلہ: آخری عشرہ میں عموماً طاق راتوں میں سے کوئی رات لیلیۃ القدر ہوتی ہے جو بڑی بابرکت ہوتی ہے۔ قبولیت دعاؤں کا خاص موقع ہوتا ہے۔ اس رات کے لیے ایک مسنون دُعَا لَیْلَتِہُمْ اِنَّکَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّی بھی ہے۔

اکیسواں مسئلہ: روزہ کی افطاری کا وقت بھی قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے۔ افطار کرتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ صَبْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اے خدا! تیرے لیے میں نے روزہ رکھا تھا اور اب تیرے رزق پر افطار کرتا ہوں۔

بائیسواں مسئلہ: روزہ دار کے لیے لازم ہے کہ وہ روزہ کے وقت خاص طور پر ہر قسم کے ناجائز فعل اور ناجائز تصرف سے کلیۃً مجتنب رہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص خواہ مخواہ اُس سے لڑنا چاہے تب بھی روزہ دار اپنی صابم (میں روزہ سے ہوں) کہہ کر پہلو تہی کر جائے اور سارا وقت ذکرِ الہی میں گزارے۔

تیسواں مسئلہ: رمضان کی انتیس تاریخ کی شام کو اگرچہ چاند نظر نہ آئے تو رمضان المبارک کے تیس دن پورے کیے جائیں۔

چوبیسواں مسئلہ: رویتِ ہلال کے لیے اگر مطلع صاف نہ ہو تب بھی کم از کم دو راستبازوں کا دیکھنا ضروری ہے۔

پچیسواں مسئلہ: ہر چھوٹے بڑے مسلمان کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا ہونا لازمی ہے۔ یہ گندم کھجور وغیرہ کا ایک صاع ہوتا ہے۔ صدقۃ الفطر عید الفطر سے پہلے ادا ہونا زیادہ صحیح ہے۔ عید کی خوشی میں عید فنڈ بھی ادا کرنا چاہیے۔

چھبیسواں مسئلہ: رمضان المبارک ختم ہونے پر یکم شوال کو عید الفطر ہوتی ہے جس میں کھلے میدان میں مسجد میں سب مسلمان جمع ہو کر دو رکعت نماز صلاۃ العید کے طور پر ادا کرتے ہیں۔

ستائیسواں مسئلہ: عید کے لیے نئے یا ڈھلے ہوئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مسنون طریق ہے۔ عید الفطر کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے۔ آتے اور جاتے وقت راستہ تبدیل کرنا موزوں ہے۔

اٹھائیسواں مسئلہ: پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ سے قبل تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں اصل تکبیر کے علاوہ پانچ تکبیرات امام کی اقتداء میں کہی جاتی ہیں۔

انیسواں مسئلہ: رمضان کے بعد شوال کی پہلی تاریخ (عید الفطر) کے بعد چھ نقلی روزوں کی ترغیب بھی احادیث میں موجود ہے۔ اس طرح ہر نیکی کا ثواب دس گنا کے لحاظ سے سارے سال کے روزے ہو جاتے ہیں۔

تیسواں مسئلہ: رمضان میں اگر کوئی سحری نہ کھا سکے اور اس طرح روزہ رکھنا اُس کے لیے تکلیف ملا یا طاق نہ ہو تو اُسے بغیر سحری کے ہی روزہ رکھنا لازمی ہے کیونکہ رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنا سخت گناہ ہے۔ مخلصانہ طور پر رمضان کے روزے رکھنے والے کو بشارت ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کا خاص قُرب حاصل ہو گیا ہے۔

(بشکریہ: ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ ستمبر 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان مسائل کو مد نظر رکھ روزے رکھنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

